

راجہر کنکھ پیاری کی افسانہ نگاری

راجہر کنکھ پیاری نے دبے اپنی افسانہ نگاری کا آغاز ۱۹۴۸ء میں وقت اور سعی کے لئے کی جسرا اچھی ایسا نیا نہیں اور یہ ایک نئے فنکار، رائج سے سعی اچھی مخالق فنکاری۔ جس میں وہ اپنی بستہ کافش و نگار بنا سکتا۔ کیونکہ مقابلہ معاہدہ ہے نے تابع استھان۔ مقادوں کے تین قلم اپنی نوک سے ریفار کر آنے تک کے خیال سے ناگل تھے۔ شیخو، اور نیم حنفی مسجد مکرانی اور ادب کے دو مشہور فنکار کیم فنکاری کی طبقہ مکرانی اور ادب کے سے طول مقابله سے شروع ہو گا تھا۔ درکار طرف سایہ معنی میں قومی آزادی کی ہدودیں آئے کے طرف بڑھ رہتے۔ ریفار نے ادبی سماجی اور سیاسی پس منظم صورت اور دلخواہ افسانہ کی داغ بدل بڑھ کر تھی۔ تھی۔ سب کے دلکشا مکرانی مکرانی میں پڑھوں اور اپنی مکرانی کے روز و شب کو ایک فنکاری کی تھی۔ میں سوچتا کہ میں کی کروں۔ انہوں نے اٹلر نیزی اور روسی افغانستان کا، وہ افسانہ نے بھڑکھڑک کر دیا۔ انہوں نے بیشمار موضوعات سے نظر پہنچا کر اپنے ہی چاروں طرف لظہڑاں تو انہیں خیال آگاہ میں اپنے قریب ہے تاریخ میں کھلوں۔ ہے ان کی وسیع شمعی تھی اور آج تک اس کی بہتر تھی میں۔ آخر حصہ نگاری اسی تاریخ سے باقی رہیں۔ اسی تاریخ نے اپنے تخلی نقطہ زمانہ کو بھی جتنی سماں کا۔ پرانے کا ذکر انہوں نے فود "کلرین" کے دیواری میں کہا تھا۔

اصل طبع افسانہ نگاری کو بیرونی نے شروع میں تحریک میں بجا رکھا۔ بھی نہیں کہ ایک اچھے فنکار کی طرح اپنے فن کو بنیاد پہنچا کر اور تختیل کے لئے اپنے سر کو کھلی اور یہ رومنی میں طور پر افسانہ کرنا ایک اسے دور میں ہوتے کہ حقیقت نگاریں نیکیل ایں اور دامنے میں مبتلا تھی۔ تھی ایک فرادرت میں کھنڈھنڈھنے تھی۔ اسی وقت ہب وطن کے نام تبر جو اونٹ مبتلا ہو رہا تھا۔ فہرست میں لکھ لیتھ لیتھ کے اسے افسانہ نگاری کی جانبی بوجھی جسرا ہے، دلخواہ نہ کرے تو۔ لکھ لکھ کے لیے لیزبان کو قرار دیا۔ ظاہر تھے کہ آج دبے وطن اور اس دو راستہ نہ اور میں تھا۔ میں دلخواہ کر کھنڈھنے وقت کے لئے قادر نے آئٹھ کو زد کر دیا ہے۔

اسے تعلیم وہ جس کو میرے نے ارداد میں سے سے میں زیادہ

خالد افغانی سے ترقی پیدا کر کے اسی میں بھی خوب نہیں رہا گئے
وہاں فنکاروں میں ہے۔ تحریکوں کے ساتھ سے ہم وہیں ہو چکے ہیں

وہی کہ بھائی افغانوں میں اپنے ہی ترقی پیدا کر کے طبق
تو دوسرے سماں میں ہیں لیکن تحریک کے مقاصد کو معمول سمجھتے ہوئے ہیں

لیکن قلم کو اس کا شر جان بننے نہ دینا ایک ایسی فنا رانہ الفرائد ہے
کا فہم دینا میں بوارت کو اپنے رُک و پی میں محسوس کرنی ہے۔ اسی انفرد

میں سے بھی کے فن کا خیز ہے۔ "دانہ دام" ان کا بہتر اپنے عجیب

ہے اس کا بھر اپنے آج ہے اسی الفرازیوں کا مطلب اپنے کہتا رہے معلوم ہوتا ہے
بولا ایک ایسے معلوم بھنگی ایسی ہے جسے اپنے اپنے بازار میں سوق ہے اپنے

افغانستان کا اس کا آغا، بھنگی نہیں نہیں تھی اور اپنے اپنے اپنے ایک ایسا ملک کو اپنے
ہیں کہا گا جو دلہ معمولی سی بات میں از انسوں پر ہو کر رکھی کو شش خائن

افغانستان کو حکومت بنا دیتا تھا۔

ایک فوج دلہ ایک ایسا اور افغانستان کو ہے جو اپنے ایسا نہیں کرتا

کی مجموعے شائع ہو گلے ہے۔ جو منہ "دانہ دام" بہرہن کو کہہ جائی

سماں کیلئے قابل ذکر ہے اور درادن کو بھاطر ہر خوش ہے۔ ان کے فن

کے اندک اور ان کی بصیرت ان افغانوں میں جعلی ہے۔ تقیم نہیں
کو فرقہ دارانہ فنادات ہے۔ میں کو وجہ کر ملائی تھی، سیاسی اور سماجی

زندگی بے خدا شہر ہوئے۔ اس کے بعد جملہ ہم ان کے اپنا نہ لاحونی
ہم > بستے ہیں۔

بسمیل افغانوں میں عورت کا کردار، ایک مرکزی حصہ ہے، لکھا

ہے۔ وہ خواںوں کا مرکز ہے اور تعبیر نہیں ہے، اکار دماغی افغان نژادوں

کا خیال ہے ملکی ایک نا سماں ملت ہے۔ ان کو روپی دلگار سہی ملک
کر کر انہیں کہتے ہیں۔ اس کی نیکیوں کا انتہا ہے۔ شہر کے عوام

اور خود میں جو دلکشی عیان ہے اور جیسا کہ اس میں ایک طرح کا کام

تھا، "صریح" سک کا ایک افسانوںی بھروسے ہے۔ اس کی بھروسے اسے

کے مختلف بلوؤں کی جعلیں ملتے ہیں۔ اسی بھروسے میں پڑی کہاں
کر دیں" ہے۔ اس میں ایک عورتی بھولی کی خاندانی الگھنی دو

پیشہ واریں ہے۔ وہ اپنے شوہر اور ساہرے بڑا جو سندھ آئر ہوتے باہم قدم
نکالتی ہے مگر سماج میں کہیں بھی اس کو سمجھا، وہ نہیں ملتا ہے وہ بھاگی مجبور

(اوہ بے بول دیتی ہے)

رسن مجموعہ کی دوڑ کامنی ہے میں اسی دوڑ کامنی سے تکم اور رکھلے ہے۔ یہ ایک نسبتی
کامنی ہے۔ کوئی اتنے شوہر تکم کے ذریعہ ظلم و ستم کا نشانہ نہیں
ہے۔ صحت کا خراچ کوئی سے سندھ آئر ہونے جاتی ہے۔ جب رکھلے کے بعد
مکمل ہو جاتی ہے تو سہنے کم کے لئے لوٹ آتی ہے۔ تکم اب کوئی کو سے
بنت پیدا کرنا ہے اُسکی خواہیوں کا جو راحیں رکھنے ہے۔

رسن مجموعے میں دکھرے ایم ترین افسانے خذن العابدین،
گھر میں اور بازار میں، الولاذش وغیرہ میں مجموعی طور پر انسان ٹھانوں
میں کامیاب نازصاہی، نیماش رکھنے، نفی سایا کر کھٹکش اور ازیائی
تصورات کے خروجیوں میں کامیاب ہے۔ لفڑیوں کے ساتھ عورت کے
لبکی اور اسکے ہر زمانی مکاڈکر اس افسانوی مجموعہ "گھر میں" میں
وجود تھے۔

سندھ کی ربان سرکار ایک افسانہ میٹا جس سے مکلن مختصر ہے میں
مجموعہ کا ہے۔ نہ کہ سندھی ایتھے گردادریوں کے ذریعہ خود ہم مسلم
نہیں ہیں تھے بلکہ آش رانی کی ہے ربان کافی ہے جو یہی سب سے ٹھری ہے
تھے جو امن را پاپ و نہ نہ فراز یہی ناول زیارت رستاد دار "کے بارے
میں" کہی تھے۔ Solidly ایتھے مکھوں میں ایک افسانہ اس کے افسانوی ربان
کامیاب خوبیوں کا جاتا ہے۔